تحفظِ ختمِ نبوۃ

گولڈن جوبلی
1974-2024

سورۃ "الصّف" میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام
کی زبانی بیان شدہ بشارت

اِسمُہٗ اَحمَدُ

کی معنویت

مُسلم و قادیانی عقائد کے تناظر میں

تحقیق و ترتیب

صَادق علی زاہد
مؤسّس
ختم نبوت ریسرچ سنٹر محلہ بال لیلہ ننکانہ صاحب

سورۃ "الصّف" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی زبانی بیان شدہ بشارت

اِسمُہٗ احمد

کی معنویت

مسلم و قادیانی عقائد کے تناظر میں

تحقیق و ترتیب:
صادق علی زاہد
مؤسس
ختم نبوت ریسرچ سنٹر محلہ بال لیلہ ننکانہ صاحب

نام کتاب	:	اِسمُہٗ احمدؐ کی معنویت مسلم وقادیانی عقائد کے تناظر میں
تحقیق وترتیب	:	صادق علی زاہد مؤسس: ختم نبوت ریسرچ سنٹر محلہ بال لیلہ بنکاٹ صاحب
اشاعت اوّل	:	جولائی 2024ء بمطابق 1445ھ
ناشر	:	ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

ملنے کے پتے:

- ادارۃ المنتہیٰ پاکستان
  جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ
- جامعہ رحمت" صادق چوک، ٹاؤن شپ لاہور
- دربارِ عالیہ مرشد آباد شریف (کوہاٹ روڈ) پشاور شہر
  0300-9843686
- خانقاہِ نقشبندیہ مجددیہ خیریہ G-7/2 اسلام آباد
  0300-9559198

پہلے اسے پڑھیے!

15 مئی 2024ء بروز بدھ بعداز عصر مصنف کتب کثیرہ آبروئے علم وادب علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (سرپرست ادارہ تعلیمات مجددیہ شکرگڑھ) کے ہمراہ ننکانہ صاحب محقق ختم نبوت و ردّ قادیانیت ہمارے محسن صادق علی زاہد (مؤسس: ختم نبوت ریسرچ سنٹر ننکانہ صاحب) سے ملاقات کے لیے فقیر کا بہانہ بن گیا۔ احقر کی پہلی ملاقات بھی 2018ء میں مجددی صاحب کے ریفرنس اور معیت میں ہی ہوئی تھی اس ملاقات کے نتیجہ میں "کتابیاتِ ختم نبوت" جلد اوّل منصہ شہود پر آئی۔

خیر حالیہ ملاقات میں حضرت صادق علی زاہد کی مہمان نوازی اور پوتے پوتیوں کی دلبرانہ اور حسین آمدورفت کے ساتھ ساتھ کئی اہم کرنٹ ایشوز پر مکالمہ جاری رہا۔ دریں اثنا حضرت نے اپنے دیگر مسودہ جات کے ساتھ "اِسْمُهٗ اَحْمَدُ" مقالہ (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے) کی زیارت بھی کروائی۔ مقالہ کی ترتیب و تحقیق اور معنویت مگر اختصار ملاحظہ کر کے فقیر وارفتگی کے عالم میں گویا دِل دے بیٹھا اور وہیں جناب سے "اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی" شعبہ نشرواشاعت سے شائع کرنے کی التماس اور اجازت کا طالب ہوا، مجھے یہ کہنے میں کوئی تأمل نہیں کہ اللہ کریم نے حضرت کو اخلاص کی بے بہا دولت سے نواز رکھا ہے آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی اس طرح مقالہ کی اوّلین اشاعت میں ہم سرخرو ہوئے۔

مقالہ ھذا میں قادیانیوں کی ایک قرآنی تحریف کا پردہ انہی کی کتب سے چاک کیا گیا ہے کہ وہ اپنی کتب میں قرآنی اسم "اِسْمُهٗ اَحْمَدُ" میں سرکار ختم مرتبت ﷺ کی بجائے مرزا غلام احمد مراد لیتے ہیں اسم محمد کی طرح اسم احمد بھی رسول ہاشمی ﷺ کا اسم

ذاتی ہے لہٰذا کوئی شخص جو ''لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' پر ایمان نہ رکھتا ہو اور شرک فی النبوۃ کا مرتکب ہو احمدی یا محمدی کہلانے کا حق نہیں رکھتا اور غلامانِ رسول ختمی مرتبت ﷺ ہی احمدی کہلانے میں فخر و شرف محسوس کرتے ہیں جبکہ مرزائے قادیان کا اصل نام غلام احمد ہے اُس نے کمال عیاری اور غداری سے خود ''احمد'' بن جانے کا دعویٰ کیا نتیجتاً غلام احمد کی ذریت کو ''غلام احمدی'' کہلانا چاہیے یا اسلام آباد ہائی کورٹ کی ججمنٹ کے مطابق ''غُلمدی'' نہ کہ ''احمدی''۔

حضرت اسد ملتانی نے خوب کہا:

نسبت ہمیں ہے احمد مختار سے اسد
ہم احمدی تو ہیں پر غلام احمدی نہیں

اللہ کریم حضرت محقق کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند کرے۔ ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی'' پاکستان سے وابستہ تمام مخلصین کی خیر ہو اور سرکار ہر عالم ﷺ کی شان تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کا کام مکمل تابانیوں سے ہوتا رہے۔

غلام دستگیر فاروقی

8 مئی 2024ء 11:00 بجے صبح

مؤسس: اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی پاکستان

حال مقیم: جامعہ رحمت ٹاؤن شپ، لاہور

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی اُبھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفل کُن فکاں نہ ہوتی جو وہ امامِ اُمم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اُٹھتا، نہ ظلمتوں کا حجاب اُٹھتا
فروغ بخشِ نگاہِ عرفاں اگر چراغِ حرم نہ ہوتا
(ماہرالقادری)

اور

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سرِ دار کریں گے
جب تک بھی دہن میں زباں، سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے
پس از مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہے میں نبی ہوں
وہ جھوٹا ہے، جھوٹے کو رسوا سرِ بازار کریں گے

اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کی معنویت
(مسلم وقادیانی عقائد کے تناظر میں)

الحمد للہ الواحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ۔ اما بعد:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔[1]

پیش کردہ آیۃ کریمہ کا ترجمہ: اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں اُس جلیل القدر رسول کی جو آئے گا میرے بعد۔ اس کا نام احمد ہے۔

محمد ﷺ اور احمد ﷺ نبی اکرم ﷺ کے اسمائے ذاتی ہیں۔ ہر دو اسمائے ذاتی کا مادہ "حمد" ہے۔ مادہ حمد سے آپ ﷺ کے اور بھی صفاتی نام ہیں۔ جیسے سیدنا حامد ﷺ اور سیدنا محمود ﷺ۔ حمد کے معنی ثنا و تکریم، رفعتِ شان، رفعتِ ذکر، اور جود و عطا کا مجموعہ کے ہیں۔ احمد، حمد سے بروزن افعل اسم تفضیل ہے۔ جس کے معنی ہیں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنیوالا۔ محمد و احمد ﷺ میں یہی لطیف فرق ہے کہ محمد وہ جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے اور احمد وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑھ کر، سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ سے بڑھ کر کون اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنیوالا ہوسکتا ہے۔ آپ نے تو حیات طیبہ کا لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے گذار دیا۔ اور آ ﷺ پ کی حمد و ثنا کی برکت سے ذرے ماہتاب بن گئے۔

اسماء النبی ﷺ پر اس موقع پر تفصیلی گفتگو نہیں کی جاسکتی کیونکہ اسماء النبی ﷺ خصوصاً اسم محمد ﷺ اور اسمِ احمد ﷺ پر کئی کتب اور ان کی شروح اسلامی لٹریچر کا اہم حصہ ہیں۔ اگر اسم "احمد" ﷺ کے تفسیری نکات اور احادیث و آثار کا خلاصہ ہی جمع کیا جائے تو کئی ضخیم کتب تیار ہو جائیں گی۔ سب مفسرین و محدثین متفق ہیں کہ سورۃ صف کی مندرجہ بالا آیۃ مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی آپ ﷺ کو مبارک اسم "احمد" سے یاد کرکے آپ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مگر قادیانی چیلے دیگر اَن گنت کفریہ خرافات کی طرح پیش گوئی "اسمہٗ احمد" کا مصداق بھی حضور خاتم النبیین ﷺ کی بجائے مرزا قادیانی کو قرار دیتے ہیں۔

---

[1] القرآن، سورۃ الصف، آیت ۶

’’اسمہٗ احمد‘‘ کا عنوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے ہٹا کر مرزا قادیانی کے سر تھوپنے کا آغاز تو خود مرزا قادیانی نے ہی کیا تھا۔اور مرزا قادیانی کی زندگی بلکہ حکیم نورالدین کی ہلاکت ۱۳/مارچ ۱۹۱۴ء تک تو سب ضالین یہی ڈفلی بجاتے رہے۔تاہم اس کی بہت زیادہ تشہیر و تاویل مرزا محمود کی سربراہی میں قائم قادیانی گروپ نے کی۔جبکہ ۱۹۱۴ء میں جب محمد علی لاہوری کو ہزار جتن کرنے کے باوجود جب مضلین کی متوقع سربراہی سے دور کر دیا گیا تو اُس نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد ’’لاہوری گروپ‘‘ کے نام سے قائم کر لی۔اور اپنی الگ شناخت قائم کرنے کے لئے جن عقائد میں قادیانی گروپ سے اختلاف کیا ان میں اسمہٗ احمد کے مصداق والا عقیدہ بھی بظاہر شامل رہا۔

قادیانیوں نے اس اہم ترین پیش گوئی کی جو بودی تاویلیں کی ہیں اُن کو عقل تسلیم کر سکتی ہے نہ علم۔اس موضوع پر قادیانی مغالطوں کی تردید کے لئے ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔اس مقالہ کی تیاری کے دوران جو مواد سامنے آیا ہے اس کی مدد سے کتاب مرتب کرنا اب مشکل نہیں رہا۔اگر اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی تو انشاءاللہ یہ مرحلہ بھی طے کر لیا جائے گا۔ اختصار کے پیش نظر اس مقالہ میں قادیانی مغالطوں کا مرحلہ وار ردّ پیش نہیں کیا جا سکا بلکہ ان کی ایک جھلک دکھا کر اس فتنہ کی ہوکنا کی واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جب ہم ’اسمہٗ احمد‘‘ کی معنویت کا مسلم و قادیانی عقائد کے تناظر میں اجمالی جائزہ ہی لیتے ہیں تو قادیانی مغالطوں کا راز فاش ہو کر اُن کا کفر اور بھی اَظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ دیگر بہت سے شعائر اسلامی پر قبضہ کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانی مسلمانوں کی جانِ ایمان حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی بھی ہتھیانے کی گھناؤنی سازش میں مصروف ہیں۔ یہ لیکچر قادیانیت کے اسی مکروہ چہرہ سے نقاب الٹنے کی ایک کاوش ہے۔اس لیکچر کے دو بنیادی حصے ہیں:

اوّل: ’’اسمِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کی معنویت مسلم عقائد و تعلیمات کے تناظر میں۔

دوم: ’’اسمِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ کی معنویت قادیانی عقائد و تعلیمات کے تناظر میں۔

آئندہ صفحات میں ان دونوں پہلوؤں پر مناسب دلائل آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

حصہ اوّل

اسمِ احمد ﷺ کی معنویت مسلم عقائد و تعلیمات کے تناظر میں

(الف) مفسرین کی آراء:

حضور نبی اکرم ﷺ کے دو ذاتی ناموں محمد ﷺ اور احمد کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ جن خصائص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تاجدار کائنات کو مخصوص فرمایا ہے اُن میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں آپ ﷺ کی مدح و ثنا موجود ہے اور آپ ﷺ کے ذکر میں شکر عظیم مخفی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

> ''احمد'' اُسے کہتے ہیں جو مذمت نہ کرے اور ''محمد'' اُسے کہتے ہیں جس کی تعریف کی جائے [1]

میں نے متقدمین و متاخرین کی ان گنت آرا کا بہ نظر عمیق جائزہ لیا ہے۔کوئی ایک مفسر بھی میرے سامنے ایسا نہیں آیا، جس نے سورۃ صف کی زیر نظر آیت مبارکہ میں بیان شدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کا مصداق نبی اکرم ﷺ کو نہ بیان کیا ہو۔اور یہ سب مفسرین مرزا قادیانی کے لایعنی دعویٰ جات سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ذیل میں چند مثالیں بطور نمونہ پیش خدمت ہیں۔

ابو اسحاق احمد المعروف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۲۷ھ) تفسیر ثعلبی میں نبی اکرم ﷺ کے ''احمد'' ہونے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

احدھما: ان الانبیاء کلھم حمادون للہ سبحانہ ونبینا احمد ای اکثر حمداً للہ منھم.
والثانی: ان الانبیاء کلھم محمودون. ونبینا احمد، ای اکثر مناقب واجمع للفضائل. [2]

پہلی بات یہ کہ تمام انبیاء کرام اللہ سبحانہٗ کی تعریف بیان کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی ﷺ سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں۔دوسری بات یہ کہ بے شک تمام انبیاء

---

[1] تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۵۹۳، بیروت

[2] الکشف والبیان المعروف تفسیر ثعلبی، ج۹، ص ۳۰۴، بیروت

کرام بہت تعریف کئے ہوئے ہیں۔مگر ہمارے نبی ﷺ سب سے زیادہ تعریف کئے گئے ہیں۔یعنی آپ ﷺ کے فضائل ومناقب ان سب سے زیادہ ہیں۔

ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری الماوردی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۵۰ھ) رقم طراز ہیں:

لیکون ذلك من معجزات عیسیٰ عند ظهور محمد ﷺ، وفی تسمیة الله له باحمد [1]

ابی الحسن علی بن احمد الواحدی النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۷ھ) تحریر فرماتے ہیں:

هذا بیان أن عیسیٰ بشّر قومهٗ بمحمدٍ [2]

یہ وضاحت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضرت محمد ﷺ کی بشارت دی۔

ایک اور مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

احمد الذی لا یذم، وهو رسول الله و خاتم النبیین۔ واحمد معروف فی اسماء نبینا صلوات الله علیه [3]

''احمد'' وہ ہوتا ہے جس کی مذمت نہ کی جاسکے۔اور وہ رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔اور ''احمد'' ہمارے نبی ﷺ کے معروف ناموں میں ایک نام ہے۔

امام عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلیمی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۶۰ھ) رقم طراز ہیں:

(احمد) اسم للرسول الله کمحمد [4] (احمد رسول اللہ ﷺ کا اسی طرح کا نام ہے جیسا محمد ﷺ)

ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر امام قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۱ھ) رقم طراز ہیں:

احمد، یہ ہمارے نبی ﷺ کا نام ہے۔۔،یہ نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ [5]

ناصر الدین عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی (متوفی ۶۸۵ھ) رقم طراز ہیں:

---

[1] النُکت والعُیون، ج۵،ص۵۲۹، بیروت

[2] الوسیط فی تفسیر القرآن المجید، ج۴،ص ۲۹۲، بیروت

[3] اَلتفسِیرُ البَسِیط، ج۲۱،ص ۴۳۵، سعودی عرب

[4] تفسیر القرآن المعروف تفسیر العز ج ۳،ص ۳۱۴، سعودی عرب

[5] الجامع لاحکام القرآن معروف بہ تفسیر قرطبی، ج۹،ص ۳۹۴، لاہور (اردو ترجمہ، ضیاالمصنفین، بھیرہ)

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی محمدا علیه الصلاة والسلام[1]

خوش خبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے اور اس کا نام نامی احمد ہوگا۔ یعنی (اس سے مراد) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی المعروف بالخازن (متوفی ۷۴۱ھ) لکھتے ہیں:

امر رسول الله ﷺ اصحابهٗ ان یاتوالنجاشی و ذکر الحدیث۔ و فیه قال سمعت النجاشی یقول: اشهد ان محمد رسول الله و انه الذی بشرہ عیسی ولولا ما انافیه من الملك وما تحملت من امر الناس لاتیتهٗ حتی احمل نعلیه۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے پاس جانے کو کہا اور وہ حدیث بیان کی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ میں نے سنا، نجاشی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور بے شک وہ وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی۔ اور اگر مجھے اپنی بادشاہت کی فکر نہ ہوتی اور لوگوں کے مجھے عار دلانے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور ان کے جوتے اٹھانے کی خدمت کرتا۔

محمد بن یوسف ابی حیان الاندلسی (متوفی ۷۴۵ھ) ''البحر المحیط'' میں رقم طراز ہیں:

وقال القشیری: بشر کل نبی قومه بنبینا محمد ﷺ والله افرد عیسیٰ بالذکر فی هذا الموضع لان آخر نبی قبل نبینا۔ فبین ان البشارة به عمت جمیع الانبیاء واحداً بعد واحد حتی انتهت الی عیسی علیه السلام[3]

اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر نبی نے اپنی قوم کو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے۔ اللہ کی قسم اس مقام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل آخری نبی ہیں۔ اور اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہر نبی ایک کے بعد ایک کو دیتا رہا یہاں تک کہ وہ بشارت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچی۔

---

[1] انوار التنزیل واسرار التاویل معروف بہ تفسیر البیضاوی، ج ۵، ص ۱۳۱، مصر

[2] من تفسیر القرآن الجلیل المسمی لباب التاویل فی معانی التنزیل، المعروف بالخازن، ج ۴، ص ۲۸۲، مصر

[3] تفسیر البحر المحیط، ج ۸، ص ۲۵۹، بیروت

حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

"عالی جناب حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت ہے۔اگلے انبیاء کرام علیہم السلام برابر پیشگوئیاں کرتے رہے۔۔۔۔ہاں آپ کی شہرت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا کے بعد ہوئی۔۔۔اسی طرح مزید شہرت کا باعث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوئی۔" [1]

ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عرفۃ الورغمی (متوفی ۸۰۳ھ) رقم طراز ہیں:

بأن محمدا هو اسمه فی ثانی ازمنته وجوده حین سمی، واحمد اسمه الشرعی، وهو المتقدم فی الوجود [2]

اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد اس دوسرے زمانہ میں رکھا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانہ میں تشریف فرما ہوئے۔اور احمد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ اصل نام ہے جو پہلے موجود تھا۔

ابو طاہر محمد بن یعقوب مجد الدین الشیرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۱۷ھ) میں رقم طراز ہیں:

یسمی اَحمد الذی لا یذم ومحمد الذی یحمد [3]

احمد اسے کہا جاتا ہے جس کی مذمت نہ کی جائے اور محمد وہ کہ جس کی تعریف کی جائے۔

امام شہاب الدین احمد بن اسماعیل الکورانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۹۳ھ) بیان فرماتے ہیں:

اِسْمُہٗ اَحْمَدُ. قیل: کذا مکتوباً فی الانجیل ولعل ذلك لما فیه من الاشارة الی انه اکمل الرسل. [4]

کہا جاتا ہے کہ اسمہٗ احمد وہ نام ہے جو انجیل میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے کامل ترین رسول ہیں

محمد بن مصلح الدین مصطفیٰ القوجوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۵۷ھ) رقمطراز ہیں:

انه فی الاصل اسم تفضیل بمعنی احمد الحامدین لربه. فان الانبیاء صلوات الله

---

[1] تفسیر ابن کثیر، تفسیر پارہ ۲۸، ص ۵۲۶، مکتبہ اسلامیہ، لاہور (اردو ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی)

[2] تفسیر الامام ابن عرفہ، ج ۴، ص ۲۲۳، بیروت

[3] تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص ۵۹۳، بیروت

[4] غایة الامانی فی تَفْسِیرُ الْکَلَامِ الرَّبَّانِی معروف بہ تفسیر الکورانی، ج ۷، ص ۴۴۲، سعودی عرب

وسلامه علیهم کلهم حمّادون لربهم ونبینا احمد. ای اکثرهم حمدًا۔[1]

اصل میں یہ اسمِ تفضیل ہے۔جس کا معنیٰ ہے اپنے رب کی سب زیادہ تعریف کرنے والا۔ جیسا کہ تمام انبیاء کرام اپنے رب کی تعریفیں کرنے والے ہیں۔ اور ہمارے نبی ''احمد'' یعنی ان سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ہیں۔

قاضی شہاب الدین (متوفی ۱۰۶۹ھ) ''حاشیہ تفسیر البیضاوي'' [2] میں، امام اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۲۷ھ) ''تفسیر رُوح البیان'' [3] میں اور علامہ عصام الدین (متوفی ۱۱۹۵ھ) ''حاشیہ القونوی علی تَفسِیر البَیضاوی'' [4] میں تحریر فرماتے ہیں:

قوله احمد یعنی محمداً ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''احمد'' بیان فرمانے سے مراد ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

قاضی محمد ثناء اللہ مظہری پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۲۵ھ) رقم طراز ہیں:

اسمه احمد، وهو احد اسمی رسول الله ﷺ [5]

اسمهٗ احمد کہا گیا ہے جو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔

اسی طرح علامہ شہاب الدین محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) رقم طراز ہیں:

اسمه احمد: وهذا الاسم الجلیل لنبینا محمد ﷺ [6]

اسمهٗ احمد، یہ جلیل القدر نام ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

---

[1] حاشِیَۃ محیی الدین شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، ج۸، ص۲۰۱، بیروت

[2] حاشیۃ الشھاب المسماۃ عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی علی تفسیر البیضاوی، ج۹، ص۱۶۷، بیروت

[3] تفسیر رُوح البیان، ج ۹، ص ۴۹۸، استنبول

[4] حاشیۃ القونوی علی تَفسِیر الإمَامِ البَیضاوی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی، ج۱۹، ص۱۰، بیروت

[5] تفسیر المظہری، ج۹، ص ۲۶۳، بیروت

[6] روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ج۲۸، ص۸۶، بیروت

محدثین کرام کی آراء:

ابو عبداللہ محمد بن سعد الہاشمی المعروف ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۳۰ھ) میں فرماتے ہیں:

عن ابی جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ قال امرت امنة وھی حامل برسول اللہ ﷺ ان تسمیه احمد ﷺ۔ [1]

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں تھے تو اُن کو خواب میں حکم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا نام احمد رکھیں۔

ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ذہلی (متوفی ۲۴۱ھ) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"اور اب خبر دوں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔" [2]

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ) رقم طراز ہیں:

حضرت محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَآءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ۔ [3]

میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری (۲۶۱ھ) حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کے

---

[1] الطبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۱۰۴

[2] مسند احمد بن حنبل، ج ۴، ص ۱۲۷، ۱۲۸

[3] صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، حدیث: ۳۵۳۲، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعد اسمه احمد، حدیث: ۴۸۹۶)

حوالے سے روایت لائے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً، فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔ [1]

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الرحمت ہوں۔

ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

''آپ کا اسم گرامی ''احمد'' یہ افعل کے وزن پر تفضیل ہے۔ جو حمد کا مبالغہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ یا سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔ اور محمد یہ مفعل کے وزن پر (بحالت مفعول) مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی اَلَّذِيْ يُحْمَدُ حَمْداً بَعْدَ حَمْدٍ اس صیغے میں کثرت حمد کا مبالغہ ہے۔ یعنی بہت ہی زیادہ تعریف کیا گیا یا سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ [2]

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر یوں رقم طراز ہیں:

''یہ دونوں نام (محمد ﷺ و احمد ﷺ) آپ ﷺ کے انوکھے معجزات اور تعجب انگیز خصائص میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے زمانے سے قبل ان دونوں ناموں کے ساتھ کسی کو موسوم کئے جانے سے ان کو محفوظ رکھا۔ اسمِ ''احمد'' کا تذکرہ کُتبِ سابقہ میں تھا۔ اور اس کے ساتھ انبیاء کو بشارت دی گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت اس کے ساتھ کسی کو موسوم کئے جانے کو منع فرمادیا تھا۔ اور ان ناموں کے ساتھ کسی کو بلانے کی اجازت نہ تھی۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری سے قبل اسم ''احمد'' کے ساتھ کسی مدعو کو نہیں بلایا گیا۔ تا کوئی ضعیف القلب انسان شک والتباس میں مبتلا نہ ہو جائے۔۔۔'' [3]

ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۰ھ) ''مشکوٰۃ المصابیح'' میں ایک روایت یوں لائے ہیں:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائے رسول ﷺ، حدیث: ۶۱۰۸

[2] قاضی عیاض، کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ، فصل اسماء النبی ﷺ ص ۳۴۸، لاہور، ۱۹۹۹ء

[3] قاضی عیاض، کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ، فصل اسماء النبی ﷺ ص ۳۵۰، ج ۱، لاہور، ۱۹۹۹ء

وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبَشَارَۃُ عِیْسٰی

اور اب خبر دوں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔

عمادالدین اسماعیل بن عمر بن کثیر المعروف بہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۷۴ھ) تحریر فرماتے ہیں:

عن زید بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنْہُ قال کان احبار یھود بنی قریظہ والنصیر یذکرون صفۃ النّبی ﷺ فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انہ لا نبی بعدہ واسمہ احمد ﷺ ومھاجرہ الی یثرب فلما قدم رسول اللہ ﷺ المدینۃ انکروا وحسدوا و کفروا۔[1]

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودی علماء حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب سُرخ تارا نمودار ہوا تو انہوں نے اس کی طرف دیکھ کر بتایا کہ وہ نبی ہیں۔ اور وہ ایسے نبی ہوں گے کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور ان کا اِسمِ گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینۃ المنورہ) ہوگی۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منوّرہ تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور حسد اور کفر کیا۔

''خصائص الکبریٰ'' میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۱۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

اِسْمِیْ فِی الْقُرْاٰنِ مُحَمَّدٌ وَفِی الانجیل اَحْمَدُ[2]

میرا نام قرآن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور انجیل میں احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور تر اور عظیم تر اسمائے گرامی احمد اور محمد ہیں اور یہ بمنزل ذاتی اسم کے ہیں۔ دوسرے سب اسماء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتی اسماء ہیں۔ یہ دونوں نام دراصل ایک ہی ہیں جو ''حمد'' سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں ہیں۔[3]

---

[1] ابنِ کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، تاریخ ابن کثیر ج ۲، ص ۲۶۸

[2] خصائص الکبریٰ جلد اول ص ۷۸۔ شرح الشفا جلد اول ص ۴۸۹۔ مواہب اللدنیہ جلد اول ص ۱۹۴

[3] محدث دہلوی، شیخ عبدالحق، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۰۶، ۳۰۷

ایک اشکال اور اس کا حل:

ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں:

''یہاں ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق زمین پر آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ اور آسمان پر احمد ہے، حضرت عیسیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر زمین والوں کو سنائی تھی نہ کہ آسمان والوں کو۔ انہیں اس موقع پر آپ ﷺ کے نام محمد ﷺ کا ذکر کرنا چاہئے تھا۔ اس اشکال کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اگرچہ زمین پر پیدا ہوئے، زمین والوں میں رہے اور یہیں زندگی بسر کی، مگر فی الواقع اُن کی پیدائش سے لے کر آسمان پر اُٹھائے جانے تک ان کے بہت سے احوال آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ اُن کی پیدائش مروجہ انسانی طریقے سے ہٹ کر ہوئی، آسمان سے ایک جلیل القدر فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت مریم علیہا السلام کے دامن پر پھونک ماری، اسی کے اثر سے اُن کی پیدائش ہوئی۔ پھر مختصر ارضی زندگی بسر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آسمان پر اُٹھا لیا۔ چنانچہ آسمانی مخلوق سے اسی تعلق اور مشابہت کی بناء پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کے اُس نام کا ذکر فرمایا جس سے آپ کو آسمانوں پر پکارا جاتا ہے''[1]



---

[1] طاہر القادری، ڈاکٹر، اسمائے مصطفیٰ ﷺ، ص ۴۷، لاہور

حصہ دوم

اسمِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معنویت قادیانی عقائد و تعلیمات کے تناظر میں

دیگر عقائد و نظریات کی طرح اس عنوان پر بھی مرزا قادیانی اور اس کی ذریۃ البغایا کی تحریریں تناقضات کا مجموعہ ہیں۔ آغازِ فتنہ سے قبل مرزا قادیانی نے "اِسْمُہٗ اَحْمَدُ" سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہی لیا ہے۔ لیکن بعد ازاں بھول بھلیاں ڈالتے ہوئے خود ہی اس اہم بشارت کا مصداق بن بیٹھا۔ اس جسارت کے بعد اس کی ذریۃ البغایا نے بھی اُسی کا پس خوردہ نگلتے ہوئے اس کے اس مکروہ موقف کی تائید میں زمین و آسمان کے کلابے ملانے شروع کر رکھے ہیں۔

اس موضوع کو آگے بڑھانے سے قبل میں ایک فطری مجبوری کا برملا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہ مرزا قادیانی اور اور اس کی گمراہ ذریت نے اِسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر جو رکیک حملے کئے ہیں، اُن کے ہوتے ہوئے اِس گروہ کو مخاطب کرنے کے لئے میں نفیس اور ادبی الفاظ کا چناؤ نہیں کر سکا۔ کیونکہ ان کے لئے عزت و احترام کے الفاظ بولنا تو درکنار نرم الفاظ کا چناؤ بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے اس مؤقف کی تائید علامہ نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیر نبوی جلد ۱۲ میں نقل کردہ اس قول سے بھی ہو جاتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد کسی کو خواب میں اُن زیارت ہوئی۔ صاحب خواب نے دریافت کیا کہ کیسا معاملہ ہوا؟ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"تیس سال تک عتاب الٰہی میں کھڑا رہا ہوں۔ اس وجہ سے کہ ایک دن میں نے ایک بدمذہب کی طرف خوش ہو کر دیکھا تھا۔"[1]

غرقابِ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شائد کسی ایسی ہی صورت حال کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھا تھا:

چمن میں تلخ نوائی میری گوارا کر
کہ زہر بھی کرتا ہے کبھی کارِ تریاقی[2]

---

[1] حلوائی، نبی بخش، تفسیر نبوی، ج ۱۲، ص ۱۷۰ (حاشیہ)

[2] اقبال، علامہ ڈاکٹر محمد، بالِ جبریل، غزل ۴۵

آمدم برسر مطلب!

اولاً ہم ایسی تحریروں کے نمونے دیکھتے ہیں۔ جن میں قادیانی گروہ نے اس آیۃ مبارکہ کا مصداق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی بتایا ہے۔

"اخبار الحکم، جنوری ۱۹۰۱ء میں خود مرزا قادیانی کا قول مجھے ملا ہے:

"حضرت رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا۔ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ میں مِنْ بَعْدِی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلا فصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اُس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔" [۱]

اسی طرح اخبار البدر، میں بھی مرزا قادیانی ہی کا ایک قول لکھا ہوا ہے:

"مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَدُ میں بشارت ہے۔ اس کے دو ہی پہلو ہیں۔ یعنی ایک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی بشارت تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا۔ دوسرے زبان سے بھی بشارت دی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں بھی بشارت تھی اور زبانی بھی۔" [۲]

آئینہ کمالاتِ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "احمد" بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد صلی اللہ علیہ وسلم
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے
تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے [۳]

آئندہ پیش کی جانے والی عبارت اگرچہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی غرض سے لکھی ہے۔ مگر اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد ہونے کا اقرار بہت واضح ہے۔ لکھتا ہے:

---

۱ (۱) اخبار الحکم، ج ۵، نمبر ۴، ص ۱۱، ۳۱/ جنوری ۱۹۰۱ء (۲) تفسیر مسیح موعود صفحہ 350 جلد چہارم، مطبوعہ ربوہ

۲ (۱) اخبار البدر، ج ۱، نمبر ۱۰، ص ۷۵، ۲/ جنوری ۱۹۰۳ء (۲) تفسیر مسیح موعود صفحہ 350 جلد چہارم، مطبوعہ ربوہ

۳ قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالاتِ اسلام، صفحہ ۲۲۴۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء

''غضب کی بات ہے کہ اللہ جل شانہ، تو اپنی پاک کلام میں حضرت مسیح کی وفات ظاہر کرے اور یہ لوگ اب تک اس کو زندہ سمجھ کر ہزار ہا اور بے شمار فتنے اسلام کے لئے برپا کردیں۔ اور مسیح کو آسمان کا قیوم اور سیّد الانبیاء ﷺ کو زمین کا مُردہ ٹھہرادیں، حالانکہ مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد، یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ اور نام اس کا ''احمد'' ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالمِ جسمانی سے گذر نہیں گیا تو لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اِس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالمِ جسمانی سے رخصت ہوئے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالمِ جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا۔''[۱]

مرزا قادیانی کا ''احمد'' بننے کا تدریجی سفر:

اپنے دیگر الم غلم دعاوی کی طرح مرزا قادیانی نے ''اسمہٗ احمد'' کا مصداق بننے کا سفر بھی تدریجاً طے کیا۔ ابتداء اشارے کنائے میں خود کو ''احمد'' کہا۔ جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں لکھا:

''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ'' میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اُس کا ایک ہاتھ ہوگا۔ جس کا نام آسمان پر اَحمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔[۲]

یہی بات اپنی دوسری کتاب اربعین نمبر 3 صفحہ 31 تا 32 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 421) پر بھی بالکل انہی الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔

---

[۱] قادیانی، مرزا غلام احمد، آئینہ کمالات اسلام صفحہ 42، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5

[۲] ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 تا 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 69-68

تحفہ گولڑویہ میں ہی ایک قدم آگے بڑھا کر نبی اکرم ﷺ کو "اسمهٗ احمد" کا حقیقی مصداق اور خود کو اسمِ احمد میں شریک بیان کیا:

"غرض آنحضرت ﷺ کے بعثت اول کا زمانہ ہزار پنجم تھا۔ جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔ یعنی یہ بعثت اول جلالی نشان ظاہر کرنے کے لئے تھا۔ مگر بعثت دوم جس کی طرف آیت کریمہ "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" میں اشارہ ہے۔ وہ مظہرِ تجلی اسمِ احمد ہے۔ جیسا کہ آیت "وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ" اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ اور اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے۔ اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی۔ یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔ اس پر نادان مولویوں نے جیسا کہ ان کی ہمیشہ سے عادت ہے شور مچایا تھا۔"[1]

خود کو فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے "احمد" قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کی رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا ہے۔"[2]

اسمِ محمد والی نبوت کا انکار کر کے خود کو اسمِ احمد کا مصداق ٹھہراتے ہوئے لکھتا ہے:

"تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں میں ہوں۔ اب

---

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، تحفہ گولڑویہ صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 254

[2] قادیانی، مرزا غلام احمد، ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 208

اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے“ [1]

خود کو اسمِ احمد کا مصداق منوانے پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسے ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں:

(۱) ایک بعثت محمدی جو جلالی رنگ میں ہے...... جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

(۲) دوسرا بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے...... جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ“ [2]

اسمِ احمد کو اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کا پرتو قرار دے کر خود اس کا مصداق بنتے ہوئے لکھتا ہے:

”اور جب خدا تعالیٰ اپنی صفاتِ کاملہ کے کنزِ مخفی کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ایک انسان کا ظہور ہوتا ہے۔ جس کو ”احمد“ کے نام سے آسمان پر پکارتے ہیں۔ غرض چونکہ ”احمد“ کا نام خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا ظِل ہے۔ اس لئے ”احمد“ کے نام کو ہمیشہ شیطان کے مقابلہ پر فتحیابی ہوتی ہے۔ ایسا ہی آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا کہ ایک طرف شیطانی قویٰ کا کمال درجہ پر ظہور اور بروز ہو اور شیطان کا اسم اعظم زمین پر ظاہر ہو اور پھر اس کے مقابل پر وہ اسم ظاہر ہو جو خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا ظل ہے یعنی احمد۔ [3]

ہندوؤں کے ساتھ مقابلہ بازی کا ڈھونگ رچاتے ہوئے مرزا قادیانی نے مباہلہ کا اِشتہار شائع کیا۔ یہ اشتہار اِس کی کتاب ”سرمہ چشم آریہ“ کے آخری صفحات پر بھی موجود ہے۔ اِشتہار

---

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، اربعین نمبر 4 صفحہ 103 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 445

[2] قادیانی، مرزا غلام احمد، تحفہ گولڑویہ صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 254

[3] قادیانی، مرزا غلام احمد، تحفہ گولڑویہ صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 276-275

کا آغاز اِن اَلفاظ کے ساتھ کیا ہے:

"بعداز حمد وصلوٰۃ میں عبدالاحد الصمد احمد ولد مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم (جو مؤلف کتاب براہین احمدیہ ہوں) خداوند کریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں" [1]

خود کو آپ ﷺ سے بڑھ کر ثابت کرنے کے لئے اسمِ احمد کو انسان کے لئے سب سے بڑا نام یعنی اسم محمد ﷺ سے بھی بڑھ کر قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

جس طرح اللہ کا نام جامع صفات کاملہ ہے اسی طرح احمد کا نام جامع تمام معارف بن جاتا ہے اور جس طرح اللہ کا نام خدا تعالیٰ کے لئے اسم اعظم ہے اسی طرح احمد کا نام نوع انسان میں سے اس انسان کا اسم اعظم ہے جس کو آسمان پر یہ نام عطا ہوا اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کوئی نام نہیں...... [2]

مرزا قادیانی بطور "احمد" بیعت کا ڈھونگ:

قادیانی گروہ کی ابتدائی آواز کے طور پر شائع ہونے والے "اخبار البدر قادیان" "سیرت المہدی"، اور دیگر بہت سے قادیانی لٹریچر کے مطابق وہ الفاظ جن میں مرزا قادیانی اپنے چیلوں سے بیعت لیتا تھا وہ یہ ہیں:

"آج میں "احمد" کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں مبتلا تھا" [3]

قادیانی مؤرخ دوست محمد شاہد ابتدائی بیعت کا احوال یوں لکھتا ہے:

"۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو محلہ جدید لدھیانہ میں بیعت کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلی بیعت حکیم نورالدین نے کی، بیعت کے الفاظ یہ تھے:

"آج میں "احمد" کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ

---

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، سرمہ چشم آریہ صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 302

[2] قادیانی، مرزا غلام احمد، تحفہ گولڑویہ صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 275-276

[3] البدر قادیان مورخہ: یکم مارچ 1904 جلد 3 نمبر 9 ٹائٹل پیج

کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا"[1]

مرزا قادیانی کو "احمد" پکارے جانے والے من گھڑت الہامات:

خود کو احمد منوانے کے لئے اپنے چیلے چانٹوں کی خوب ذہن سازی کر لینے کے بعد مرزا قادیانی نے ایسے خود ساختہ الہامات شائع کئے جن میں خود کو "احمد" نام سے موسوم کیا۔ ان خود ساختہ الہامات میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں۔

بشریٰ لک احمدی اے میرے احمد! تجھے بشارت ہو

یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیك اے احمد! تیرے لبوں میں نعمت ہے۔

بورکت یا احمد و کان ما بارك الله فیك

اے احمد! تو برکت دیا گیا ہے اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا

یا احمد اسکن انت وزوجك الجنة

اے احمد! اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو[2]

انا ارسلنا احمد الی قومه فاعرضوا وقالوا اکذب اشر[3]

ہم نے احمد کو اس قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا: یہ کذاب اور شریر ہے۔

قادیانی ذریۃ البغایا کا مرزا قادیانی کو اسمهٗ احمد کا مصداق تسلیم کرنا:

درود شریف میں "اللھم صلی علی محمد" کے بعد "احمد" کا اضافہ:

۱۸۹۸ء میں قادیانی امام نے نماز میں با آواز بلند درود ابراہیمی پڑھا اور اس کے الفاظ میں "احمد" کا اضافہ کر کے "اللھم صلی علی محمد و احمد و علی آل محمد و احمد" پڑھتا رہا۔ جب کہ مرزا قادیانی خود بھی شریکِ نماز تھا۔ مگر اسے روکا نہیں۔ جب دیگر قادیانیوں نے اسے روکا تو اس نے برملا کہا کہ اگر روکنا ضروری ہوتا تو حضرت صاحب مجھے، روکتے۔ آپ

---

[1] دوست محمد شاہد قادیانی، تاریخ احمدیت، ج 1، صفحہ 339

[2] قادیانی، مرزا غلام احمد، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 15 تا 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 59 تا 62

[3] قادیانی، مرزا غلام احمد، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 71-70

کو کوئی اختیار نہیں کہ مجھ پر بلا وجہ اعتراض کریں۔ یہ درود قادیانی کتابچہ "درود شریف" مطبوعہ ضیاء السلام قادیان میں صفحہ ۱۴۴ پر طبع شدہ ہے۔ 1974ء میں جب قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث تھا اور قادیانی سربراہ مرزا ناصر اپنے گروہ کا دفاع کر رہا تھا، اُس وقت بھی اس درود شریف کے حوالے سے مرزا ناصر پر بہت جرح ہوئی مگر وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔[1]

پہلے قادیانی سرپنچ نورالدین بھیروی کا مؤقف:

نورالدین بھیروی بزعم خود عالم و فاضل تھا۔ مگر مرزا قادیانی سے بھی پہلے گمراہ ہو چکا تھا۔ مہاراجہ کشمیر کا شاہی حکیم تھا مگر پست اخلاق ہونے کی وجہ سے اسے کشمیر بدر کر دیا گیا۔ مرزا قادیانی نے اسلام کے خلاف کل پرزے نکالے تو بہت جلد یہ اس کا ہم آواز و ہم راز بن بیٹھا۔ مرزا قادیانی کے دامِ ہم رنگِ زمین میں قابو آنے سے قبل اس نے ۱۸۸۸ء میں ایک کتاب "فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب" شائع کی۔ اِس کتاب کی دوسری جلد کے صفحات ۳۱۶ تا ۳۲۲ پر اس نے پیش گوئی اسمہٗ احمد پر بحث کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا۔ مگر جب مرزا قادیانی کے چنگل میں پھنس کر اس کی بولی بولنی شروع کر دی تو یہ اپنے مؤقف پر قائم نہ رہ سکا۔ مرزا قادیانی کا ہی اُگلا ہوا چاٹ کر اِس نے اسمہٗ احمد کا مصداق مرزا قادیانی کو قرار دے دیا۔ اخبار الحکم ۱۴ تا ۲۱ /ستمبر ۱۹۱۱ء میں اس کا دوٹوک مؤقف شائع ہوا:

> "میں مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ" کی پیش گوئی مسیح موعود کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف مسیح موعود کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں"

مرزا بشیرالدین محمود نے اخبار بدر قادیان کی اشاعت ۱۹ /ستمبر ۱۹۱۲ء کے حوالے حکیم نورالدین کے ایک مفید مطلب بیان کو اپنے ایک مضمون کا حصہ بناتے ہوئے لکھا:

> "ایک شخص نے سورت الصّف کھول کر بیان کرنے کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: میں اپنی ذوقی باتیں کم کیا کرتا ہوں۔ سائل تو صرف "احمد" کے متعلق کھول کر بیان چاہتا ہے۔ یہاں تو خدا نے "احمد" کے

[1] اللہ وسایا، مولانا، تاریخی قومی دستاویز 1974ء صفحہ 155 تا 157

بعد نور کی طرف میں قرآن شریف میں اشارہ کر دیا ہے۔ آگے دین کا لفظ بھی ہے اور اس نور کو نہ ماننے کے متعلق بھی کہا ہے۔ ولو کرہ الکافرون اگرچہ منکرین برا منائیں“ [1]

مرزا بشیر الدین محمود ابنِ مرزا قادیانی کا دو ٹوک موقف:

مرزا بشیر الدین محمود مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا تھا جو 1914ء میں نور الدین بھیروی کے خس کم جہاں پاک ہونے کے بعد قادیانی گروہ کا دوسرا سربراہ بنا۔ اور 1965ء میں اپنی عبرت ناک موت تک اس عہدے سے چمٹا رہا۔ اُس نے نہ صرف مرزا قادیانی کے مبہم دعوؤں کی وضاحت کی بلکہ متعدد کتب تحریر کر کے کئی مزید خرافات قادیانی مذہب میں شامل کیں۔ اُس کی ایک کتاب ”انوارِ خلافت“ ہے۔ جس میں اُس نے ببانگ دہل اسمہٗ احمد کا مصداق مرزا قادیانی کو لکھا ہے۔ چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

”میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔۔زاہد) مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے۔ اور آپ کے سوا کسی اور کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے۔ وہ مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔“ [2]

قادیانیوں کے لاہوری گروہ کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھتا ہے:

”یہ کہنا درست نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا نام احمد ہے۔ اور اس قول پر شور مچانا کہ اس طرح رسول کریم ﷺ کی ہتک ہوگئی بالکل غلط اور فضول ہے۔ رسول کریم ﷺ کی اس میں کوئی ہتک نہیں۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کہنے سے آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے۔ یا

---

[1] مرزا بشیر الدین محمود، مسئلہ نبوت از تحریرات و اقوال خلیفہ اول مندرجہ الفضل قادیان، ص ۳، مورخہ ۵/ جولائی ۱۹۴۱ء

[2] مرزا بشیر الدین محمود احمد، انوارِ خلافت، مندرجہ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۳، ضیاء الاسلام پریس ربوہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کہنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے؟ اگر ایسا نہیں تو حضرت مسیح موعود (مراد مرزا قادیانی۔۔زاہد) کو احمد کہنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں ہتک ہونے لگی"[1]

آگے چل کر لکھتا ہے:

"قرآن کریم میں جو احمد کی خبر دی گئی ہے۔اس کے متعلق میں نے وہ آیات پڑھ دی ہیں جن میں احمد کا ذکر ہے۔اور اب میں خدا کے فضل سے بتاتا ہوں کہ ان آیات میں احمد کا اصل مصداق مسیح موعود ہی ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف صفت احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں۔ورنہ جس احمد نام کے انسان کے متعلق خبر ہے،وہ مسیح موعود ہی ہیں"[2]

اپنے موقف کو مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کے قول سے مضبوط کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا؟اور اس کا نام احمد ہے۔میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا۔حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے۔اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں"[3]

پھر لکھتا ہے:

"کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد تھا۔ ۔۔۔۔کیونکہ جو علامات اس احمد نام یا صفت والے کی اس سورت میں مذکور ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں پائی جاتیں۔[4]

اِس کتاب میں اِس ملعون نے مرزا قادیانی مردود کو اسمہٗ احمد کا مصداق ثابت کرنے

---

[1] مرزا بشیر الدین محمود احمد،انوارِ خلافت،مندرجہ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۴،ضیاء الاسلام پریس ربوہ

[2] مرزا بشیر الدین محمود احمد،انوارِ خلافت،مندرجہ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۵،ضیاء الاسلام پریس ربوہ

[3] مرزا بشیر الدین محمود احمد،انوارِ خلافت،مندرجہ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۸۶،ضیاء الاسلام پریس ربوہ

[4] مرزا بشیر الدین محمود احمد،انوارِ خلافت،مندرجہ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۹۶،ضیاء الاسلام پریس ربوہ

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آیت کا مصداق نہ ہونے کے کئی خودساختہ اور تاویلاتی دلائل دیتے ہوئے صفحات کے صفحات سیاہ کئے ہیں۔

مرزا بشیر احمد ایم اے کے دلائل:

مرزا قادیانی کے دو بیٹوں کے نام بشیر تھے۔ایک بشیر الدین محمود احمد اور ایک بشیر احمد ایم اے۔دونوں کے نام بشیر کیوں تھے، یہ مرزا قادیانی کے منہ پہ کالک ملنے والی ایک عجیب داستان ہے۔اب ہم اسمہٗ احمد کے حوالے سے بات کررہے ہیں۔میری انتہائی کوشش ہے کہ گفتگو موضوع سے متعلق ہی رہے۔ اسمہٗ احمد پر مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے کے دلائل کے بعد اب میں اس کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کی خرافات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اُس کی ایک کتاب ''کلمۃ الفصل'' کے نام سے موسوم ہے۔جو قادیانی لٹریچر میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔اس کتاب کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یا نہیں ہیں۔اس کتاب کا تیسرا باب مرزا قادیانی کو اسمہٗ احمد کا مصداق ثابت کرنے اور اس دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے والوں کو کافر قرار دینے پر مشتمل ہے۔مرزا بشیر احمد، مرزا قادیانی کے چند خانہ ساز الہامات تحریر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

> ''ان تمام الہامات میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو''احمد'' کے نام سے پکارا ہے۔دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود بیعت لیتے وقت اقرار لیا کرتے تھے کہ''آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں'' پھر اسی پر بس نہیں،آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔پس یہ بات یقینی ہے کہ آپ احمد تھے۔اب معاملہ بالکل صاف ہے۔قرآن شریف سے سورۃ صف نکال کر دیکھ لو۔احمد کے نا ماننے والوں کے لئے کیا فتویٰ ہے۔ وہاں صاف لکھا ہے۔واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ یہ آیت حضرت مسیح موعود پر الہام کی صورت میں بھی اُتر چکی ہے۔''

مزید لکھتا ہے:

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ ہم نعوذ باللہ نبی کریم صلعم کو احمد نہیں مانتے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ احمد تھے۔ بلکہ ہمارا تو یہاں تک خیال ہے کہ آپ کے سوا کوئی احمد نہیں۔ اور نہ کوئی احمد ہو سکتا ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا آپ اپنی پہلی بعثت میں بھی احمد تھے؟

نہیں بلکہ آپ اپنی پہلی بعثت میں محمدیت کی جلالی صفت میں ظاہر ہوئے تھے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سورت صف میں کسی ایسے رسول کی پیش گوئی کی گئی ہے جو احمد ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی نبی اکرم کی پہلی بعثت کے متعلق نہیں۔ بلکہ آپ کی دوسری بعثت یعنی مسیح موعود کے متعلق ہے، کیونکہ مسیح موعود جمالی صفت کا مظہر یعنی احمد ہے"

اپنے تاویلاتی دلائل سمیٹتے ہوئے مرزا بشیر احمد مزید لکھتا ہے:

ان تمام حوالہ جات سے یہ بات یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ سورۃ صف میں جس احمد رسول کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام نے جو پیش گوئی کی ہے وہ احمد مسیح موعود ہی ہے ـــــــ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے اس لئے آپ کا منکر کافر ہے۔ [1]

مولوی ذوالفقار علی خاں گوہر کی دُر فشنی:

برصغیر کی تحریک آزادی کے دو بڑے نام محمد علی جوہرؔ اور شوکت علی (علی برادران) کے بڑے بھائی مولوی ذوالفقار علی خاں گوہرؔ قادیانیت کی دلدل میں ایسے گرے کہ زندگی بھر سنبھل نہ سکے۔ کسی زمانے میں اُس کی بے ربط شاعری قادیانی آرگن الفضل کی کل متاع ہوا کرتی تھی۔ مرزا محمود کی کاسہ لیسی کرتے ہوئے ساری عمر اُس نے شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار بننے کے جتن کرتے برباد کردی۔ اس کا ایک قطعہ ملاحظہ فرمائیے:

---

[1] "کلمۃ الفصل" (جو ریویو آف ریلجنز میں بھی شائع ہوئی) صفحات 138 تا 141 مرتبہ مرزا بشیر احمد MA

شیخ صاحب کیا یہی تقویٰ ہے جس پر ناز ہے
ہر عدوِ دینِ احمد آپ کا دمساز ہے
گالیاں دیں رات دن جس نے مسیحِ وقت کو
آج کل وہ آپ کا ہمدم اور ہمراز ہے
آپ کو اور آپ کی اس احمدیت کو سلام
دشمنی ہم سے ہمارے دشمنوں سے ساز ہے
شیخ صاحب کو مبارکباد دینا چاہئے
ہم نشین و ہمدم اُن کا مہر آتشباز ہے
کرتی ہے ہر چیز گوہرؔ اصل کی جانب رجوع
انتہا ظاہر ہے اُس کی، جس کا یہ آغاز ہے [1]

قادیانی مبلغ عبدالغفور کا مؤقف:

قادیانی مبلغ عبدالغفور نے ۱۹۴۸ء کے سالانہ قادیانی جلسہ میں اپنی تقریر کا موضوع ہی آیت مبارکہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ کو بنایا جسے بعد میں قادیانیوں نے وسیع پیمانے پر کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا۔ وہ لکھتا ہے:

"آیت کریمہ کے معنی یوں بن جائیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور اللہ کی طرف سے رسول ہو کر میں تصدیق کرتا ہوں کہ تورات کی پیشگوئی ضرور پوری ہوگی۔ یعنی وہ عظیم الشان نبی جس کا اس پیشگوئی میں ذکر ہے ضرور آئے گا۔ ہاں اس کے ساتھ ہی میں ایک خوشخبری بھی تم کو بتا دیتا ہوں۔ اور وہ خوشخبری بھی رسول کے متعلق ہی ہے اور وہ رسول بھی میرے بعد ہی آئے گا۔" اسمه احمد" اور اس رسول کا نام احمد ہوگا۔ اس لحاظ سے

---

[1] ذوالفقار علی خاں گوہر، الفضل قادیان، ص ۲، مورخہ ۳/ اگست ۱۹۱۳ء

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان کا مطلب یہ بنا کہ ان کے بعد دو نبی آنے والے تھے۔ ایک وہ جس کی تورات میں خبر دی گئی تھی اور دوسرے وہ جس کی یہ خود بشارت دے رہے ہیں۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمہٗ احمد کا مصداق ہونے کی نفی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"احباب کرام! بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک عظیم الشان نبی مبعوث کئے گئے۔ اور آپ پر تیس پارے قرآن کریم کے بھی نازل کیے گئے۔ مگر آپ سارا قرآن شریف پڑھ جائیں۔ کہیں بھی خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ احمد نبی آ گیا۔"

مزید لکھتا ہے:

"پس اصلی حقیقت یہی ہے کہ خدا کے نزدیک چونکہ اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات نہ تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی آمد پر آپ کا تعارف احمد نام سے نہ کرایا بلکہ محمد نام سے کرایا۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مصداق تھے۔"

آگے چل کر لکھتا ہے:

"ظلم نہیں کہ خدا تعالیٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد نام والی پیشگوئی کا مصداق کہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو اسکا مصداق سمجھیں۔ کوئی یہودی کوئی عیسائی آپ کو احمد نام والی پیشگوئی کا مصداق نہ سمجھے۔ اور تو اور مشرکین عرب بھی آپ کو محمد نام سے ہی پکاریں۔ مگر اس زمانہ کے بعض لوگ تمام حقائق سے نظر بند کر کے آپ کو اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے لگ جائیں۔"

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو الگ الگ وجود قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"پھر محمد اور احمد کو ایک وجود سمجھنا بڑی بھاری غلطی اور بیوقوفی بن جاتی ہے۔ کیونکہ محمد ایک اور وجود کا نام ہے اور احمد ایک اور ہستی کا نام ہے

اس جہت سے محمد کو احمد اور احمد کو محمد کا نام ہم ہرگز نہیں دے سکتے۔"

1914ء تک سب قادیانی مرزا قادیانی کے سب دعاوی وکفریات کے مؤید رہے۔

1914ء میں مولوی نورالدین کے جہنم واصل ہو جانے پر محمد علی لاہوری بہت پُرامید تھا کہ اب جماعت کی سربراہی کا ڈھونگ میرے سر پہ ہی سجایا جائے گا۔ مگر مرزا قادیانی کے شاطر بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اُس کی ساری اُمیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور خود ڈنڈے کے زور پر سربراہ بن بیٹھا۔ اب محمد علی لاہوری نے مرزا بشیر الدین کی بیعت سے انکار کر کے (اسی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے یہ غیر مبائعین کہلاتے ہیں) اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ سے بنالی۔ اور غیر مرزائی مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ان کے کئی عقائد ونظریات سے بنظر ظاہر اختلاف کرلیا۔ جن کا پہلے وہ مؤید ومصدق رہا تھا۔ اسی طرح کا ڈھونگ لاہوری پارٹی نے اسمہٗ احمد کے مصداق کے بارے میں بھی اپنایا۔ اس کے ردّ میں عبدالغفور موصوف نے لکھا:

"حیرت کی بات ہے کہ حضرت مسیح خود اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ میں آنے والا مہدی اور آنے والا مسیح موعود ہی احمد رسول ہے۔ اور یہ کہ اس احمد رسول کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے۔ مگر یہ لوگ عجیب قسم کے دشمنِ احمد ہو گئے ہیں کہ امامِ وقت کو مسیح موعود تو کہے جاتے ہیں۔ مگر اُن کے احمد نبی ہونے سے انکار کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے احمد رسول کہا۔ پھر آپ نے خود اپنے آپ کو احمد سمجھا۔ پھر آپ نے اپنے آپ کو مبشراً برسول کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ اور پھر عجیب تر یہ کہ اس عقلمند اور اہل الرائے کہلانے والوں کے بانی اور "امیر جماعت" بننے والے بزرگ "احمد" نام پر ہی بیعت لے کر بزعم خود جماعت احمدیہ میں داخل کر کے حضرت مسیح موعود کو عملی طور پر احمد ثابت کر کے بھی حضرت اقدس کے احمد ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ ھذا عجبا"

اپنی اِن بچھڑی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بطور تنبیہ لکھتا ہے:

""میں نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ مذکورہ احباب کی خدمت میں
حضرت مسیح موعود کے الفاظ پیش کر کے ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ رشد
اور ہدایت سے محروم رہنا نہیں چاہتے اور خدا تعالیٰ اور اس کے مسیح موعود
کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے ایک ہی راہ کھلی
ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی شہادت اور حضرت مسیح موعود کے دعوے کے
مطابق آپ کو ہی ""احمد"" نبی تسلیم کر لیں۔ ورنہ حسبِ ارشاد حضرت مسیح
موعود مکر اور گمراہی کے سیاہ بادل ان کو کہیں کا نہ رہنے دیں گے۔""[1]

میر اسحاق قادیانی کی اختراع:

اپنی نوجوان بہن کا نصرت جہاں بیگم کی اَلہڑ عمر میں بوڑھے مرزا قادیانی کے ساتھ شادی رچا کر اس کا فخریہ سالا کہلوانے والا میر اسحٰق قادیانی جب بستر مرگ پر پڑا ہوا تھا تو اُس کے شیطانی ذہن نے نبی اکرم ﷺ کے مشہور زمانہ ننانوے اسمائے مقدسہ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے ننانوے نام وضع کئے۔ روز نامہ ""الفضل"" قادیان کی ۱۴/ دسمبر ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں اس کے ذاتی نوٹ کے ساتھ یہ نام شائع ہوئے۔ ان ناموں میں سب سے پہلے نمبر پر اس نے ""احمد"" نام درج کیا ہے۔[2]

قاضی اکمل قادیانی کی گستاخی:

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی بہت منہ پھٹ اور گستاخ شاعر تھا۔ مسلمانوں کے خلاف دل آزار شاعری کی وجہ سے ہی وہ قادیانی اشرافیہ کی آنکھ کا تارا بنا ہوا تھا۔ مرزا قادیانی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس نے ایک نظم شائع کی جس میں یہ شعر بھی موجود تھے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

---

[1] عبدالغفور مبلغ قادیانی، اسمہٗ احمد، ص ۵ تا ۲۳، لاہور، ۱۹۴۸ء

[2] میر اسحٰق قادیانی، الفضل قادیان، ص ۴، مورخہ ۱۴/ دسمبر ۱۹۳۷ء

محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں [1]

نظم سن کر مرزا قادیانی نے اُس کی داد و تحسین کی اور نظم خوش خط لکھوا کر اپنی بیگم کو پیش کرنے کے لئے گھر لے گیا۔ اُسی ظہور الدین اکمل قادیانی کی ایک نظم کے یہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں جن میں اس نے مرزا قادیانی کو ''احمد'' کہہ کر پکارا ہے:

قادیان کے امام کے صدقے
اس کے محمود نام کے صدقے
نام کے صدقے، کام کے صدقے
اور اس انتظام کے صدقے
خاتم انبیاء محمد کے
اس کے احمد غلام کے صدقے [2]

اس نانہجار نے نہ صرف اسمہٗ احمد کا مصداق مرزا قادیانی کو قرار دیا ہے بلکہ ''میثاق النبیین'' کو بھی مرزا قادیانی ہی کی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتے ہوئے اس نے لکھا:

اسم احمد سے پھر آئے گا محمد کا بروز
کر دیا فیصلہ مولیٰ نے بروز میثاق [3]

مرزا ظفر احمد قادیانی کا عقیدہ:

مرزا ظفر احمد قادیانی، مرزا قادیانی کا پوتا تھا۔ اخبار الفضل قادیان میں اس کا ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہی ''مقام احمد علیہ السلام'' تھا۔ مضمون کے آخر میں خلاصہ کلام کے تحت لکھتا ہے۔

''خلاصہ یہ کہ ان سب الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بالا ہے۔'' [4]

---

[1] اکمل قادیانی، اخبار بدر، قادیان، 25/اکتوبر 1906ء

[2] اکمل قادیانی، الفضل قادیان، ص ۴، مورخہ ۲۳/نومبر ۱۹۳۸ء

[3] اکمل قادیانی، الفضل قادیان، ص ۲، مورخہ ۱۹/جنوری ۱۹۳۹ء

[4] مرزا مظفر احمد قادیانی، الفضل قادیان، ص ۶، مورخہ ۲/ستمبر ۱۹۳۹ء

سو سنار کی اِک لوہار کی:

مرزا قادیانی حسبِ عادت اس بابت بھی ایک موقف پر قائم نہ رہ سکا اور مرتے مرتے اپنے اور اپنی ساری "ذریۃ البغایا" کے کئے کرائے پر پانی پھیر گیا۔ اور اپنا نام "احمد" کی بجائے واضح طور پر "غلام احمد قادیانی" لکھ کر ساری قادیانی ذریت کے منہ پر کالک لگا دی:

"ایک دفعہ مجھے کشفی طور پر بتایا گیا کہ میں تیرہ سو سال بعد آیا ہوں اور میرے نام "غلام احمد قادیانی" کے اعداد بھی ۱۳۰۰ بنتے ہیں۔"[1]

اسی طرح اپنی موت ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے صرف ۱۰ دن قبل "اشتہار برائے مقابلہ بازی مخالفین" شائع کرایا۔ اس اشتہار کے مشتہر کے طور پر اپنا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" ہی تحریر کیا۔[2]

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک پیشگوئی کہ ایک مدعی نبوت خود کو احمد کے نام سے منسوب کرے گا:

اللہ تعالیٰ سے علم پا کر بندگان الٰہی، آئندہ زمانے میں رونما ہونے والے بعض حوادث و واقعات کے بارے میں آگاہ فرما دیا کرتے ہیں۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے صدیوں پہلے مرزا قادیانی کی عیاری و فریب کاری کا پردہ چاک کر دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حرفِ درویشاں بدُزدَد مرددوں
تا بخوانَد بر سَلیمے زاں فسُوں
کار مرداں روشنی و گرمی اَست
کارِ دُزداں حیلہ وبے شرمی اَست
شیرِ پشمیں از برائے گد کُنند
بو مسیلمہ را لقب احمد کنند

---

[1] قادیانی، مرزا غلام احمد، ازالہ اوہام صفحہ 186-185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190-189

[2] قادیانی، مرزا غلام احمد، مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 724

آں مسیلمہ را لقب کذاب ماند
سر محمد را اُولوالباب ماند [1]

ترجمہ: کمینہ فطرت آدمی درویشوں کے کلمات چرا لیتا ہے۔ (یعنی ان کی باتیں اپنے نام سے پیش کرتا ہے۔) تا کہ وہ کسی بھولے بھالے پر اپنا منتر چلا دے۔ مردوں کا کام روشنی اور ایمان کی حرارت دینا ہے۔ اور کمینوں کا کام دھوکہ دینا اور بے شرمی اختیار کرنا ہے۔ گداگری کے لیے لوگ اون کے شیر لیے پھریں گے۔ اور ایک دعویدار نبوت احمد کا لقب اختیار کرے گا۔ (اس کے باوجود وہ جھوٹا ہی رہے گا کیونکہ) مسیلمہ کذاب کے لیے کذاب کا لفظ باقی رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو عقل مندوں کے بھی آقا اور سردار مانے گئے ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب لکھا ہے:

حدیثِ اسمہٗ احمد غلام احمد پہ چسپاں ہے
پڑے خاک اس سلیقے پر، لگے آگ اِن قرینوں میں

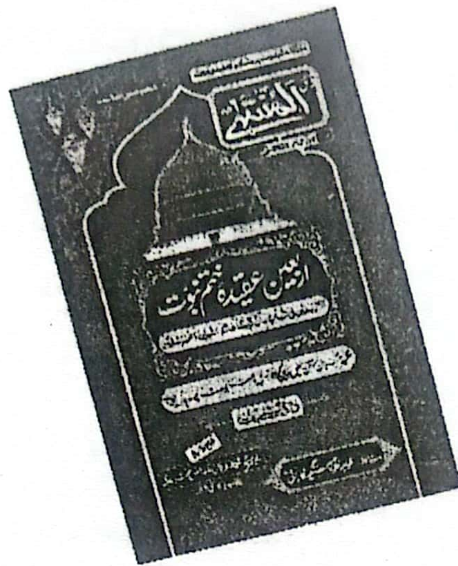
میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا بھر کے مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کی مکاریوں سے محفوظ فرمائے۔ اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے دامے درمے قدمے سخنے خدمات سرانجام دینے والے مجاہدین کو شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے لطف اندوز فرمائے۔



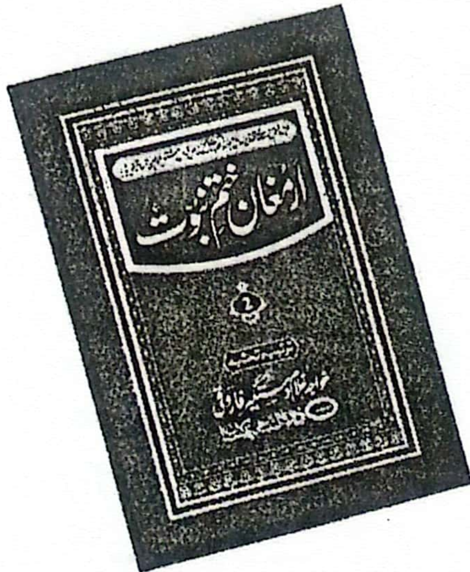
﴿یہ مقالہ 05/مئی 2024ء کو جماعتِ خدام اہل سنت چورہ شریف کے زیر اہتمام عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر منعقدہ عقائد اہلسنت کانفرنس، گرینڈ کوزین میرج ہال، کینال روڈ، نزد کشمیر پل، فیصل آباد میں پیش کیا گیا﴾

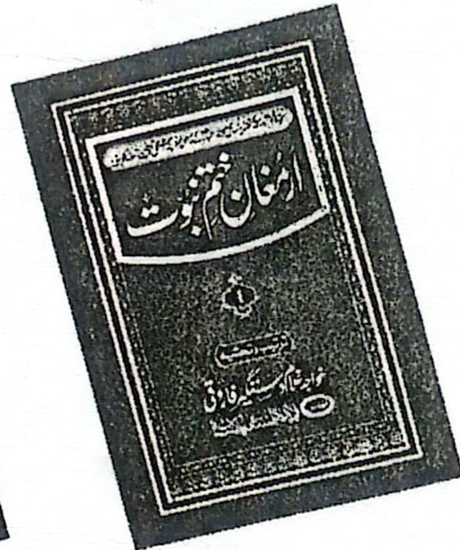


[1] رومی، جلال الدین، مثنوی مولوی معنوی، دفتر اول


اربعین عقیدہ ختم نبوت


1974


ارمغان ختم نبوت


ارمغان ختم نبوت




تحریک ختم نبوت
1953



ناشر
ادارۃ المنتھیٰ پاکستان
جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ
خط وکتابت "جامعہ رحمت" صادق چوک، ٹاؤن شپ لاہور
0302-3911531 / 0308-4640835 / 0303-8517218 Account: Bank Al-falah 100 41 93 147
Al Muntaha Official Network YouTube channel
Idara Tul Muntaha Pakistan